45793 ـ رمضان میں لڑکی سے مذاق کیا اور بطور تادیب روزہ توڑ دیا

سوال

میں یورپ میں تقریبا سولہ برس رہائش پذیر رہا اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی جبکہ میری عمر بائیس برس تھی، ایك بار رمضان المبارك میں اچانك میری ہوسٹل کی راہداری میں لڑکی سے ملاقات ہوئی جہاں لڑکے اور لڑکیا اکٹھی رہتے ہیں، اور میں روزے سے تھا، لیکن شیطان نے مجھے ورغلایا اور میں نے اس لڑکی سے مذاق اور خوشطبعی اور بوسہ وغیرہ لینا شروع کر دیا لیکن پھر اس سے رك گیا اور اپنے کیے پر نادم ہو کر اپنے کمرہ میں چلا گیا اور اپنے آپ سے کہنے لگا:
میں مسلمان ہو کر اور پھر رمضان میں ایسا کام کرتا پھرتا ہوں، مجھے کوئی حق نہیں کہ ان مخلص قسم کے داعی حضرات سے تعلق رکھوں جن کے ساتھ میری روزانہ ملاقات ہوتی ہے، مجھے اس خیر کا کوئی حق حاصل نہیں اور میں نے اس فعل کی بنا پر روزہ توڑ لیا، ہو سکتا ہے مذی کی بنا پر میں نے غسل بھی کرنا تھا، اور پھر میں اپنے آپ سے انتقام لیتے ہوئے اس دن کا روزہ توڑ دیا اور پانی پی لیا.... اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے مجھے بتائیں کہ مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے ساتھ جو کچھ پیش آیا وہ کفریہ ملك میں رہائش اختیار کرنے اور لڑکے اور لڑکیوں کی مختلط تعلیم کا نتیجہ ہے، اسی لیے علماء کرام نے اس سے بہت زیادہ اجتناب کرنے کا کہا ہے، ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس سے بھی بڑھے کام میں پڑنے سے آپ کو محفوظ رکھا.

آپ نے اس دن کا روزہ توڑ کر بہت بڑی غلطی کی، آپ کو چاہیے تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ جو کچھ کیا اللہ تعالی کے حضور اس سے توبہ کرتے اور اپنا روزہ جاری رکھتے.

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ خیر اور نیکی سے روکنے کے لیے شیطان کا سب سے بڑا وسیلہ اور طریقہ یہ ہے کہ وہ آپ کو اچھے اور صالح دوست و احباب سے روك دے، یا پھر بھلائی اور نیکی کے کام نہ کرنے دے اور اس کی دلیل یہ ہو کہ آپ اس کے اہل نہیں ہیں.

اور اس نیکی اور بھلائی کے عمل اور اچھے لوگوں سے دوری کا نتیجہ اس گناہ سے بھی زیادہ بڑا ہو گا جس کی بنا پر آپ اس سے دور ہوئے ہیں، اس لیے عقلمند وہ ہے جو معصیت و گناہ سے رك جائے تا کہ وہ اسے دوسری معصیت

اور گناہ میں نہ دھكيل دے، بلكہ اسے جتنی بھی جلدی ہو سكے اس سے توبہ كرنی چاہيے، اور اسے زيادہ سے زيادہ خيروبھلائی كے كام كرنے چاہيے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

يقينا نيكياں اور اچھے كام برائيوں اور معصيت كو ختم كر ڈالتی ہيں.

اور مذی نكلنے كے بارہ ميں عرض يہ ہے كہ علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق مذی خارج ہونے سے روزہ باطل نہيں ہوتا، امام ابو حنيفہ، امام شافعی رحمہم اللہ كا مسلك يہی ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى نے بھی اسے اختيار كيا ہے.

ديكھيں: المغنی (3 / 20) الاختيارات الفقهية (97).

مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (38074) اور (49752) كا جواب ضرور ديكھيں.

حالانكہ آپ كو مذی نكلنے كا يقين بھی نہيں تھا.

اور پھر مذی ميں غسل لازم نہيں ہوتا، بلكہ وہ نجس ہے جس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، صرف آپ كے ليے اتنا كافی تھا كہ آپ اس جگہ كو دھو ڈالتے، اس كی تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (34172) كے جواب كا مطالعہ كريں.

آپ پر اس دن كے روزے كی قضاء ميں روزہ ركھنا واجب ہے، اور اس كے ساتھ توبہ بھی كريں، اور مغلظ كفارہ لازم نہيں آتا، كيونكہ راجح قول كے مطابق يہ وطئی اور جماع كے ساتھ مختص ہے، جيسا كہ امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ كا مسلك يہی ہے.

ليكن اگر آپ نے اس دن كی قضاء ميں تاخير كردی اور دوسرا رمضان آگيا تو تاخير كی بنا پر آپ پر قضاء كے ساتھ كفارہ بھی ہو گا، جو كہ ايك مسكين كو نصف صاع تقريبا ڈيڑھ كلو غلہ دينا ہے، اس كی مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (38867) كے جواب كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .